السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی شخص حج پر جاتا ہے تو اس کے گھر والے اس کے لیے خصوصی نشست یا پلنگ رکھتے ہیں، اسے دھوتے ہیں اس پر بستر بچھاتے ہیں اسے خوشبو لگاتے ہیں، اس کے پاس عطر کی شیشیاں رکھتے ہیں اور کہتے ہیں: اس پر کوئی نہیں بیٹھے گا حتیٰ کہ حاجی صاحب حج سے واپس آکر اس پر تشریف رکھیں، بعد میں چاہے کوئی بیٹھے۔ گزارش ہے کہ اس رواج کے متعلق ارشاد فرمائیں۔ اس پر کوئی نہیں بیٹھے گا ... آپ کا انتہائی شکریہ۔ اللہ تعالی آپ سے امت اسلامیہ کو فائدہ پہنچائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے حج کا ارادہ رکھنے والے کے گھر والوں کا جو عمل ذکر کیا ہے کہ وہ چارپائی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اسے دھوتے، بچھاتے اور معطر کرتے ہیں پھر اس پر لوگوں کو بیٹھنے سے منع کرتے ہیں حتی کہ حاجی واپس آکر اس پر بیٹھے، اس کے بعد جو چاہے اسے بیٹھنے کی اجازت ہوتی ہے، یہ نئی بدعت ہے اور ایسا قانون بنانا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ   ٢١ ... الشوری

"کیا ان کے لیسے شریک ہیں جو ان کے لیے ایسا دین مشروع کرتے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی"

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

"جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔"

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔"

اس لیے جو شخص وہ کام کرتا ہے جس کا آپ نے ذکر کیا اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے ترک کر دے کیونکہ یہ غلط کام ہے اور پہلے جو کر چکا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ